سوال

(179)ترک نماز سے خارج از ملت ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث میں آیا ہے :

فمن ترکہا متعمداً فقد خرج من الملۃ" –الترغیب والترہیب :۷۹۷ مجمع الزوائد ٤/٢١٦)

جس نے عمداً نماز چھوڑی تو وہ ہماری حالت ملت سے خارج ہوگیا ۔ اس حدیث تخریج درکار ہے ۔ (محمد محسن سلفی کراچی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام طبرانیؒ نے فرمایا : " حدثنا یحیی بن ایوب العلاف : حدثنا سعید بن ابی مریم : حدثنا نافع بن یزید : حدثنا سیار (فی اصل : سکن) بن عبدالرحمن عن یزید بن قودر (فی اصل : قوذر) عن سلمۃ بن شریح عن عبادۃ بن الصامت قال : اوصانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبع خلال فقال : لاتشرکوا باللہ شیئا وان قطعتم فقد خرج من الملۃ ' والاترتکبوا المعصیۃ فانہا سخط اللہ ' ولا تقربوا الخمر فانہا راس الخطایا کلہا ولا تفروا من الموت او القتل وان کنتم فیہ ولا تعص والدیک وان امرک ان تخرج من الدنیا کلہا فاخرج ولا تضع عصاک عن اہلک وانصفہم من نفسک (جامع المسانید والسنن لابن کثیر 7/119ح4867)

اسے محمد بن نصر المروزی (تعظیم قدر الصلوۃ 2/889 ح 920، وھو کتاب الصلوۃ لہ) امام بخاری (التاریخ الکبیر 4/75 مختصر) ابن ابی حاتم الرازی (التفسیر 5/1414ح 8058 مختصرا) ہبۃ اللہ اللالکائی (شرح اصول واعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ 4/822،823ح 1522) فیما یقال) نے سعید بن ابی مریم المصری : ثقہ ثبت فقیہ / تقریب التہذیب :2286)کی سند سے روایت کیا ہے ، ضیاء المقدسی نے کتاب : الاحادیث المختارہ (4/287-288ح351) میں امام طبرانی کی سند اور (ح 350) دوسری سند سے سعید بن ابی مریم سے روایت کیا ہے ۔

امام بخاری فرماتے ہیں : "لایعرف اسنادہ" اس کی سند معروف نہیں ہے ۔

سلمہ بن شریح کو ابن حبان نے کتاب الثقات (4/318) میں ذکر کیا ہے ۔

حافظ ضیاء المقدسی نے اس کی حدیث کو المختارہ میں لا کر صحیح قرار دیا ہے جو کہ توثیق ہے ۔

یزید بن قودر کو بھی ابن حبان اور ضیاء المقدسی نے ثقہ قرار دیا ہے، باقی راوی ثقہ وصدوق ہیں۔ اس لحاظ سے یہ سند حسن ہے لیکن شیخ البانیؒ نے سلمہ بن شریح کے بارے میں حافظ ذہبی کے قول : "لایعرف" (میزان الاعتدال 2/190ت 3402) سے استدلال کرتے ہوئے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے اور الترغیب والترھیب للمنذری کے تین معلقین کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے :

"ولا شاہد لفقرۃ الخروج من الملۃ وغیرہا وقد وقع فی مثلہ بعض من نظن فیہ العلم من الکتاب المعاصرین"

اور ملت (اسلامیہ) سے خروج وغیرہ کے فقرے کا کوئی شاہد نہیں ہے، معاصر لکھاریوں میں سے بعض (یعنی الشیخ عبدالرحمن بن عبدالجبار الفریوائی۔ الہندی) جن کے علم کے بارے میں ہم (حسن) ظن رکھتے ہیں اسی خطا میں گرگئے ہیں (یعنی اس روایت کو شواہد کی وجہ سے صحیح قرار دیا ہے حالانکہ یہ روایت ضعیف ہے۔) (ضعیف الترغیب والترھیب 1/161، تحت ح300)

تنبیہ : حافظ اس کی صرف ایک ہی سند ہے ممکن ہے کہ ان کی مراد یہ ہوکہ "باسنادین عن سعید بن ابی مریم "واللہ اعلم۔ اب اس حدیث کے شواہد کا جائزہ درج ذیل ہے :

1) عن ابی الدرداء قال : اوصانی خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم ان لاتشرک باللہ شیئا وان قطعت وحرقت ولاتترک صلوۃ مکتوبۃ متعمداً، فمن ترکہا فقد برئت منہ الذمۃ ولاتشرب الخمر فانہا مفتاح کل شرّ

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مجھے میرے خلیل نبی ﷺ نے وصیت فرمائی : یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کردیے جائیں اور تمہیں جلا دیا جائے تو بھی فرض نماز ترک نہ کرنا۔ جس نے اسے (نماز کو) چھوڑدیا تو وہ ذمے سے بری ہے۔ شراب نہ پینا کیونکہ ہر برائی کی جڑ یہی (شراب) ہے (سنن ابن ماجہ 4034/3371: مختصراو سندہ حسن وحسنہ البوصیری وقال الالبانی فی الاول "حسن" فی الثانی "صحیح" یعنی بشواہدہ)

1) عن امیمۃ مولاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : قال لاتشرک باللہ شیئا وان قطعت وحرقت بالنار ولا تعصین والدیک وان امراک ان تخلی عن اہلک ودنیاک فخلہ ولاتشربن خمرا فانہا راس کل شر ولا تترکن صلوۃ متعمدا فمن فعل ذلک باء بسخط من اللہ وماواہ جہنم وبئس المصیر ولاتزدادن فی تخوم ارضک فمن فعل ذلک یاتی بہ علی رقبتہ یوم القیامۃ من مقدار سبع ارضین وانفق علی اہلک من طولک ولاترفع عصاک عنہم واخلفہم فی اللہ" (الطبرانی فی الکبیر 190/24 ح 479 وقال الہیثمی : وفیہ یزید بن سنان الرہاوی وثقہ وغیرہ تضعیفہ وبقیہ رجالہ ثقات، مجمع الزوائد 217/4)

یزید بن سنان الرہاوی ضعیف قرار دیا ہے۔

2) عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : لاتشرک باللہ وان قتلت وحرقت ولا تعقن والدیک وان امرک ان تخرج من اہلک ومالک ولا تترکن صلوۃ مکتوبۃ متعمدا فان من ترک صلوۃ مکتوبۃ متعمدا فقد برئت منہ ذمۃ اللہ ولاتشربن خمرا فانہ راس کل فاحشۃ وایاک والمعصیۃ حل سخط اللہ عزوجل وایاک والفرار من الزحف وان ہلک الناس واذا اصاب الناس موتان وانت منہم فاثبت وانفق علی عیالک من طولک ولاترفع عنہم عصاک ادبا واخفہم فی اللہ" (احمد 5/238 ح 22425)

یہ روایت منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ حافظ المنذری نے کہا :

فان عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر لم یسمع من معاذ" (الترغیب والترھیب ۱/۳۸۳ ح ۸-۷)

المعجم الکبیر للطبرانی (20/82 ح 156) میں اس مفہوم لہ دوسری سند بھی ہے جس میں عمر بن واقد ہے جس کے بارے میں حافظ ہیثمی نے کہا : وہو کذاب" (مجمع الزوائد 4/215) اور ابن حجر نے کہا : "متروک" (التقریب : 5132)

4) مکحول عن ام ایمن رضی اللہ عنہا انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ ولیہ وسلم یوصی بعض اہلہ فقال : لاتشرک (باللہ شیئاوان قطعت او حرقت بالنار ولا تفر یوم الزحف وان اصاب الناس موت وانت فیھم فاثبت واطع والدیک وان امراک وان تخرج من مالک ولا تترک الصلوۃ متعمداً فانہ من ترک الصلوۃ متعمدا فقد برئت منہ ذمۃ اللہ ایاک والخمر فانہا مفتاح کل شر وایاک والمعصیۃ فانہا تسخط اللہ لاتنازع الامر اہلہ وان رایت ان لک ' انفق علی اہلک من طولک ولاترفع عصاک عنہم واخفھم فی اللہ عزوجل)) (مسند عبد بن حمید المنتخب : 1592 ، واللفظ لہ ، احمد 6/421ح 27908 مختصرا والبیہقی 7/304)

یہ روایت منقطع ہے حافظ ابن السکن نے کہا :

"ہو مرسل لان مکحولا لم یدرک ام ایمن " (الاصابۃ ٤/٢٤٣ت ١١٢)

تاریخ دمشق لابن عساکر (٦٥/170) میں اس روایت کی سند مکحول وسلیمان بن موسی عن ام ایمن سے ہے ۔ یہ سند بھی منقطع اور ضعیف ہے

3) عن ابی ریحانۃ بلفظ : لاتشرک باللہ شیئاوان قطعت وحرقت بالنار واطع والدیک وان امراک ان تخلی من اہلک ودیاک ولاتدع عن صلوۃ متعمدا فان من ترکہا فقد برئت منہ ذمۃ اللہ وذمۃ الرسولہ ولاتشرب خمرا فانہا راس کل خطیئۃ ولا تزدادن فی تخوم ارضک فانک تاتی بہا یوم القیمۃ من مقدار سبع ارضین (اتحاف السادۃ المتقین ٢/٣٩٢)

مجھے اس روایت کی سند کہیں نہیں ملی ۔ ایسی بے سند روایات مردود کے حکم میں ہوتی ہیں ۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ "فقد خرج من الملۃ" کے الفاظ صرف عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ والی روایت ہی میں ہیں ، دوسری روایت میں نہیں ، اس جواب کے شروع میں یہ تحقیق گزر چکی ہے کہ سیدنا عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی سند حسن ہے ۔

تنبیہ1) المعجم الاوسط للطبرانی (4/211ح 3376) کی ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : (من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر جہارا)

اس روایت کے راویوں پر مختصر تبصرہ درج ذیل ہے :

1) جعفر (بن محمد الفریابی) : کان ثقۃ امینا حجۃ (تاریخ بغداد 7/200ت 3665)

2) محمد بن ابی داود الانباری : اس کے حالات نامعلوم ہیں شیخ البانیؒ کا یہ خیال ہے کہ یہ شخص کتاب کتاب الثقات لابن حبان (9/95) اور تہذیب التہذیب (9/177ت 312) کا راوی محمد بن ابی داود الحرانی ہے (السلسلۃ الضعیفۃ 6/12ح 2508) ابن الحرانی کی وفات 213ھ ہے ۔ تہذیب الکمال 16/324) جبکہ جعفر الفریابی کی پیدائش 207ھ میں یعنی الحرانی کی وفات کے بعد شروع کی تھی ۔ لہذا یہ ظاہر ہے کہ ابن ابی داود کوئی دوسرا شخص ہے ۔ الحرانی کے شیوخ میں ہاشم بن القاسم کا کوئی ذکر نہیں ہے ۔

3) ہاشم بن القاسم : ابو النضر ثقۃ ثبت (التقریب :٧٢٥٦)

4) ابو جعفر الرازي : حسن الحدیث ' وثقہ الجمہورّ

(دیکھیے تسہیل الحاجۃ :70 ونیل المقصود : 1182)

لیکن اگر وہ ربیع انس سے روایت کرے تو لوگ اس کی روایت سے بچتے ہیں ۔ (الثقات لابن حبان 4/328)

یعنی ابو جعفری الرازی کی ربیع بن انس سے روایت ضعیف ہوتی ہے ۔

5) ربیع بن انس : حسن الحدیث ہیں (نیل المقصود 1/47ح 1182)

6) انس بن مالک رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ روایت ضعیف ہے۔

تنبیہ 2 : عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ والی روایت میں "فمن ترکہا متعمدا فقد خرج من الملۃ" کے الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مطلقا نماز (الصلوۃ) پڑھنا چھوڑ دے کبھی نہ پڑھے تو یہ شخص ملت سے خارج ہوجاتا ہے، معلوم ہوا کہ جو شخص سستی وغیرہ کی وجہ سے کبھی کبھار نماز نہیں پڑھتا تو ایسا شخص یہاں مراد نہیں ہے۔ واللہ اعلم (شہادت اگست 2004)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ389

محدث فتویٰ